© rasailojaraid.com

لغات الحدیث

محمد ادریس سلفی

قسط نمبر ۱۳

۱۔ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل وقد صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایکم یتجر علی ھذا فقام رجل فصلی معہ۔ (ترمذی شریف)

۲۔ عن نبیشۃ الھذ لی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نھیناکم ان تاکلوا لحو مھا فوق ثلاث کی تسعکم فقدجاء اللہ بالسعۃ فکلوا واد خروا واتّجروا آہ۔ (حم۵/۷۵)

ترجمہ:۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے تو ایک آدمی آگیا پس آپ نے فرمایا تم میں سے کون اس کے ساتھ اجر حاصل کرے گا تب ایک آدمی نے کھڑے ہو کر اس کے ساتھ نماز ادا کی۔

۲۔ نبیشہ الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تم کو تین دن کے بعد (قربانی کا) گوشت کھانے سے منع کیا تھا تاکہ وہ (گوشت) تم سب کو پہنچ جائے اب اللہ تعالیٰ نے کشادگی کر دی ہے پس تم کھاؤ، ذخیرہ کرو اور اجر حاصل کرو۔

ان احادیث مبارکہ میں لفظ۔ یتجر اور اتجروا میں بحث ہے کہ ان الفاظ کو یاتجر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(یأتجر ھمزہ کو باقاعدہ مھموز ہمزہ سے بدل کر) یتجر اور اہ تجروا (اِیتجروا۔ ھمزہ ثانیہ وجوباً یاء ہوگا) اتجروا کیسے ادا کریں۔

ائمہ کے مابین نزاع کا سبب علم الصرف کا وہ مشہور قاعدہ ہے کہ "افتعال" کی فاء اگر واو یا یائے اصلی ہو تو تاء سے بدل کر تاء میں مدغم ہو جاتی ہے۔ مثال اوتقد سے اتقد۔ ایتسر سے اتسر۔

جب کہ۔ یتجر میں ھمزہ بقاعدہ مھموز الف ہوا۔ اتجروا میں ھمزہ ثانی یاء ہوا پھر یاء کو تا بنا کر ادغام کر دیا اور یہ ادغام بغیر کسی متداول قاعدہ کے ہوا ہے۔

نمبر ۲:۔ کیا بعض کلمات جو عرب سے مسموع ہیں اور وہ قواعد متداولہ سے متفق نہ ہوں انہیں سماع کی سند کافی ہے۔

نمبر ۳:۔ روایت بالمعنی کے جواز کی بناء پر قدیم عرب کے کلام کو ناقابل استناد خیال کریں یا وہ ان کی کلام ٹھہرے اور بذات خود حجت کا درجہ رکھے۔

یہ سب محرکات اس مسئلہ میں اختلاف کو شدید سے شدید تر کر رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ علماء اسے افتعال میں لانے کے بعد ادغام کو سراسر غلط قرار دیتے ہیں جب کہ بعض سماع عن العرب اور تکلم صحابہ کو ایک مستقل درجہ دیتے ہیں۔ اور بعض نے اس کو اجر کی بجائے تجارت سے ماخوذ قرار دیا ہے۔

ہر ایک کا بالاختصار نظریہ اور دلیل ملاحظہ فرمائیں۔

جو اس کے ادغام کو صحیح قرار نہیں دیتے ان میں اکثریت اہل لغت کی ہے۔

۱۔ لا یجوز فیہ اتجروا بالادغام لان الھمزہ لاتدغم فی التاء (لسان العرب ۴/۱۰)

© rasailojaraid.com

باقی صفحہ ۴۳ پر